رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

باہتمام شمس الدین
ایڈیٹر

سالانہ چندہ	۲/
ششماہی	۱/
فی پرچہ	۱/

جلد ۲ | کاکوری یکشنبہ ۱۶ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲

مخمس بر غزل لطف در نعت سید المرسلین صلعم

(از خان بہادر منشی تاج الدین صاحب جذب مرحوم کاکوروی)

وہ دُرِّ یتیم یم والا نسبی ہے — وہ ہادیِ دیں خضرِ رہِ حق طلبی ہے
خورشید رسالت ہے رسول عربی ہے۔ — محبوب خدا ہے وہ نبیوں کا نبی ہے
دعوائے غلامی بھی یہاں بے ادبی ہے

گو فکر مدینہ میں گئے فکر جہاں سے — گو شوق زیارت میں گئے تاب و تواں سے
گو گوش بر آواز ہے ہم دل و جاں سے — مژدہ نہ سنا یہ کسی زائر کی زباں سے
جا حاضر دربار ہو تیری طلبی ہے

جو باعث خلقت فلک و عرش کا ٹھہرا — لولاک لما شان میں جس فرد کے آیا
صناع بنا کر جسے خود ہو گیا شیدا — خالق نے کیا جس کے لئے خلق کو پیدا
وہ باعث ایجاد جہاں ہاں نبی ہے

یہ ناز کے قابل مری حالت بخدا ہے — یعنی مرا ممدوح شہ ہر دو سرا ہے
اس بات کے کہنے میں تامل مجھے کیا ہے — بیجا نہیں جو فخر کروں میں وہ بجا ہے
میرا وہ نبی ہے جو رسولوں کا نبی ہے

دیکھنے کی نہیں لکھ بلا دے کبھو ٹھیرا — ہر شیشہ شراب آگے اگر رکھ دے تو کیا ہے
پینے کا نہیں آبحیات خضر اصلا — سیراب کیا کوثر و تسنیم نے ہو گا
دیدار مبارک کی جسے تشنہ لبی ہے

کیا انکو کسی چیز سے تشبیہ بھلا دے — سلک دُرِ دنداں کی صفت کوئی کیا لکھے
جو وقت یہ بجلی سی ہنسی میں چمک اٹھے — روشن کیا کونین کو بھی عکس سے اپنے
ادنیٰ سا یہ وصفِ دُرِ دندانِ نبی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد | کاکوری اخبار | نمبر

کاکوری میں موئے شریف حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

(جناب شیخ محمد حسن عباسی صاحب)

(۱)

حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر قدس سرہ کاکوروی کے ایک دوست شاہ محمد یٰسین نقشبندی شہر اٹاوہ میں سکونت پذیر تھے جو حضرت عارف باللہ سے فیضیاب بھی تھے۔ اُنکے پاس حضرت رسول مقبول صلعم کا موئے شریف تھا جسکو اُنکی وصیت کے موافق اُن کی اہلیہ صاحبہ نے بذریعہ مولوی قادر بخش علوی خلف شاہ میر محمد قلندرؒ (یعنے برادرزادہ حضرت عارف باللہ) جو اُس زمانہ میں اٹاوہ میں بعہدہ منصفی متعین تھے کاکوری بھیجدیا کہ اسکی حرمت و احترام میں کسی طرح کی کوتاہی نہ واقع ہو۔ چنانچہ یہ موئے شریف کاکوری تشریف لایا لیکن اُسوقت پہونچا کہ حضرت عارف باللہ کا وصال ہوچکا تھا آپ کے صاحبزادہ سجادہ نشین حضرت لسان الحق شاہ تراب علی قلندر نے اس نعمت عظمےٰ کو بسر و چشم لیا اور بحفاظت تمام اپنے مکان سکونت واقع محلہ تیجاباتہ میں رکھا اور جب حضرت عارف باللہ کے مزار پر مقبرہ تیار ہوگیا تو موئے شریف کو منتقل کرکے مزار شریف کے سرہانے مقبرہ کے اندر ایک بلند طاق پر رکھ دیا اور اب بھی وہیں قیام فرما ہے۔

موئے شریف کی زیارت عامہ ہر سال بارہ ربیع الاول یوم ولادت حضرت رسول اللہ صلعم کو بعد نماز عصر تکیہ شریف شاہ کاظمیہ کی خانقاہ کی مسجد میں ہوا کرتی ہے۔ یہ سلسلہ حضرت لسان الحق کے وقت سے جاری ہے جسکو تقریباً ایک سو تیس سال سے زائد ہوچکے ہیں۔ سب سے پہلے زیارت عامہ کرانے کا شرف آپ کے ایک مرید از قوم زراعت کو جو ایک غریب آدمی تھا حاصل ہوا اسکے بعد حسب ارشاد حضرت مقتدائے جہاں شاہ تقی علی قلندرؒ اہلیہ مولوی باسط علی علوی کاکوروی نے منت مانی کہ اُنکے شوہر مولوی صاحب ممدوح کو تحصیلداری اور صاحبزادہ مولوی ناصر علی کو نائب تحصیلداری مل جائے تو وہ زیارت عامہ سالانہ کی مداومت کرینگی۔ اللہ تعالےٰ کے کرم سے ان دونوں صاحبان کا تقرر حسب دلخواہ ہوگیا اور زیارت کا سلسلہ قائم ہوگیا اور رفتہ رفتہ شہرت ہونے پر زائرین کا مجمع ترقی کرتا رہا۔

زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ موئے شریف جس صندوقچہ کے اندر مقفل رہتا ہے اُسکو سر پر اُٹھا کر مقبرہ سے مسجد میں لاتے ہیں اور وہاں صندوقچہ کھول کر اُس جستہ کی شیشی کو جس کے اندر موئے شریف سکونت پذیر ہے کھولتے ہیں اور شیشی کا منہ ایک پیالی کی طرف جس میں عرق گلاب کیوڑہ بھرا ہوتا ہے کرکے درود شریف کا ورد شروع کیا جاتا ہے تو آہستہ آہستہ موئے شریف برآمد ہوکر پیالی میں آجاتا ہے اُسوقت تمام اہل مجمع یکے بعد دیگرے زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ زیارت کے بعد درود شریف ہی کے ورد سے موئے شریف پھر اسی شیشی کے اندر داخل ہوجاتا ہے۔ موئے شریف کو ہاتھ سے قطعاً مس نہیں کیا جاتا۔ اسی موئے شریف میں چند سال ہوئے ایک نئی شاخ پھوٹی ہے جو سال بسال بڑی ہوتی ہوئی دیکھی ہے۔ موئے شریف کا اس طرح شیشی سے باہر تشریف لانا اور پھر شیشی کے اندر تشریف لے جانا اور اُسمیں نئی شاخ کا پیدا ہونا حیات النبی صلعم کی بیّن دلیل ہے اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضور اقدس کی وفات بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ کی مصداق صحیح ہے اللھم صل علے سیدنا ومولانا محمد وعلے آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم۔

اسی موئے شریف کا ایک اور معجزہ بھی قابل ذکر ہے کہ بزمانہ سجادگی حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ ایک مرتبہ ایک شخص موئے شریف کو چرا لے جانے کی نیت سے مقبرہ کے اندر ایک شب میں گیا۔ طاق جسمیں صندوقچہ رہتا ہے اتنی بلندی پر ہے کہ کوئی شخص بلا کسی تپائی

وغیرہ سے صندوقچہ نہیں پا سکتا ہے۔ چور نے وہاں تک پہونچ کیلئے یہ جسارت کی کہ حضرت عارف باللہؒ کے والد ماجد حضرت شاہ محمد کاشف چشتیؒ کی قبر پر کھڑے ہو کر چاہا کہ اُچک کر صندوقچہ اُتار لے لیکن اسکا ایک پیر قبر پر ایسا چپک گیا کہ چور بالکل جنبش بھی نہ کر سکا اور مجبور ہو کر وہیں بیٹھ گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور جناب حضرت صاحب حسب معمول فاتحہ خوانی کیلیے مقبرہ میں داخل ہوئے تو وہ چور رونے اور معافی مانگنے لگا۔ آپنے واقعہ دریافت فرمایا۔ اُسنے بے کم و کاست بیان کر دیا تو آپنے اپنے صاحبزادہ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر کو طلب فرما کر اس شخص کی حالت دکھلائی بالآخر اس شخص کا پیر بزور ہٹایا گیا تو اُسکے تلوے کی جلد اُکھڑ کر چپکی رہ گئی تب پیر علیحدہ ہوا۔ اس زخم کی وجہ سے چور پانچ پہرون چلنے سے عاجز ہو گیا تھا لہذا حضرت صاحب نے یہ فرما کر کہ اس کو اس کی نازیبا حرکت کی کافی سزا ملگئی ہے ایک ڈولی منگوا کر اُسکے مکان روانہ کر دیا۔

مذکورۂ بالا سالانہ زیارت کے علاوہ کبھی کبھی غیر معمولی زیارت بھی ہوتی ہے اور وہ اسوقت کہ کسی شخص نے محض تیمناً و تبرکاً یا منت اُتارنے کی نیت سے زیارت کرائی تو یہ زیارت حضرت عارف باللہؒ کے مقبرہ کے سرہانے صحن حریم میں ہوا کرتی ہے۔

مندرجہ ذیل چند دیگر تبرکات کا جو تکیہ شریف پر موجود ہیں تذکرہ بھی بے محل نہیں ہے ۔

(۱) **قدم رسولؐ**۔ یہ سفید پتھر پر نقش قدم پاک ہے جو ایک محترمہ مسماۃ محمدی بی بی سکنہ کسمنڈی عرب سے واپسی پر لائی تھیں۔ اُنکا قیام محلہ قاضی گڈھی میں بحیثیت ایک معلمہ کے رہتا تھا بدیں خیال کہ قدم شریف کا کما حقہٗ احترام ہوتا رہے انھوں نے اس سنگ اقدس کو حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ کے حضور میں نذر کیا تھا۔ اسکی زیارت بھی کبھی کبھی ہوتی ہے۔

(۲) موے مبارک حضرت جناب امیر علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

(۳) موے مبارک حضرت سبط اکبر امام حسن علیہ السلام

(۴) موے مبارک حضرت شہید کربلا امام حسین علیہ السلام

یہ تینوں موے شریف شیخ سعید الدین عثمانی مرحوم کاکوروی کے پاس آبائی سلسلہ سے موجود تھے۔ جب اُن کا قدیم مکان تقریباً ستر سال ہوئے منہدم ہو گیا تو انھوں نے حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ کے حضور میں پیش کئے۔ ان کی زیارت تیرہ رجب یعنے یوم ولادت حضرت جناب امیر علیہ السلام کو حضرت عارف باللہؒ کے مقبرہ کی حریم کے اندر چند سال سے ہوتی ہے جس کی ابتدا حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہ کے زمانہ سجادگی سے ہوئی ہے۔

(۲)

محلہ تحصیا تلہ میں جو حضرات تکیہ شریف کاظمیہ کا بھی آبائی مسکن ہے مولوی قادر بخش علوی جو مذکورۂ بالا موے شریف لائے تھے اٹاوہ یا مین پوری سے ایک اور موے شریف بھی لائے تھے۔ جس کی حفاظت انکے اعقاب کرتے ہیں اور اب بھی وہ موے شریف وہیں ہے۔ اس کی زیارت گیارہ ربیع الاول کو ہر سال زنانخانہ میں ہوا کرتی ہے اور قصبہ کی تمام مستورات وہاں حاضر ہو کر مشرف بزیارت ہوتی ہیں۔ اس موے شریف کی صداقت کے متعلق بھی دو واقعے قابل ذکر ہیں۔

اولاً یہ کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ علی اکبر قلندرؒ نے حسب معمول قدیم بوقت زیارت موے شریف کی شیشی کو اپنے دست مبارک میں لے کر درود شریف کا ورد شروع کیا اور دیر تک اسکی برآمدگی کے منتظر رہے لیکن وہ باہر تشریف نہیں لایا۔ آپنے تمام مجمع مستورات کو دالان سے باہر ہٹا دیا تو موے شریف برآمد ہوا اور سب نے پھر حاضر ہو کر زیارت کی۔ عند التحقیق یہ معلوم ہوا کہ مجمع زائرین میں ایک عورت بحالت نجاست چلی آئی تھی جو تمام مستورات کے ہٹائے جانے پر دالان سے باہر نکلکر اپنی حالت پر متنبہ ہوئی اور چپکے سے اپنے گھر چلی گئی اور دوبارہ دالان میں جانے کی جرأت نہیں کی۔

دوسرا واقعہ بعینہٖ اسی طرح کا وہیں کی زیارت میں حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کو پیش آیا اور آپنے بھی وہی کیا جو آپکے

حضرت جد امجد نے کیا تھا اور اُن کی متابعت میں موئے شریف کو مس نہیں کیا۔

(۳)

ایک اور موئے شریف مولوی محلہ میں موجود ہے جس کے متعلق مولوی مشیر الدین خاں نبیرۂ مولوی مفتی قلیل الدین خاں بہادر کاکوروی سابق سفیر شاہ اودھ نے جو یادداشت تحقیقات کے بعد مرتب کی ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ جناب قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر کے زمان قیام کلکتہ میں کسی ثقہ عرب نے تحفۃً عطا کیا تھا اور جناب ممدوح اُس کو کاکوری لائے اور اُنکے گھر میں رہا۔ قاضی القضاۃ صاحب کے انتقال کے بعد اُنکے نواسہ مولوی نہال الدین خاں صاحب اپنے یہاں لے گئے اور اپنی تمام عمر زیارت کراتے رہے۔ مولوی صاحب کے صاحبزادہ نے بھی اپنی زندگی بھر سالانہ زیارت کرانے کے طریقہ کو جاری رکھا لیکن مولوی رحیم الدین صاحب کے انتقال کے بعد موئے شریف بالکل گمنامی کی حالت میں رہا کر ۱۹۲۲ء میں حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے اشارہ پر مولوی مشیر الدین خاں نے بڑی کد و کاوش سے اُس کا پتہ لگا کر محفوظ کر دیا ہے اور اُس وقت سے برابر ۱۲ ربیع الاول کو مسجد واقع بارہ دری جناب قاضی القضاۃ صاحب میں مردانی اور زنانی زیارت ہوتی ہے۔ قصبہ کی بیشتر خواتین و مستورات اور اکثر مرد زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

اس موئے شریف کی صداقت کا واقعہ چشم دید خود مولوی مشیر الدین خاں اور دیگر صاحبان کا درج ذیل ہے:۔

موئے شریف نہ معلوم کتنی مدت سے عطر سے بھری ہوئی ایک پیالی میں ڈوبا ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شہید ہو گیا اور بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو گئے جن کو حافظ حسین اللہ صاحب نے ایک صاف کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیا تھا۔ مولوی مشیر الدین خاں کی کوشش سے دوبارہ موئے شریف کے عالم شہود میں آنے پر جس وقت حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ نے کپڑے کو کھولا اور اُن ٹکڑوں پر نگاہ پڑی تو فرمایا کہ میں ان کو ہاتھ لگانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کوشش کرتا ہوں کہ یہ بآسانی شیشے کی نلکی میں (جس کا پہلے سے یہ سن کر کہ موئے شریف شہید ہو چکا ہے انتظام کر لیا گیا تھا کہ زیارت کرنے میں آسانی ہو) چلے جائیں۔" چنانچہ حضرت صاحب ممدوح الشان اور جملہ حاضرین نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو ہر ٹکڑا موئے شریف کا کھڑا ہو جاتا اور بآسانی نلکی میں چلا گیا۔

دوسری بات جو اب محسوس ہو رہی ہے وہ اُن چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی بالیدگی ہے جس کو ہر سال زیارت کرنے والی خواتین اور مرد برابر دیکھ رہے ہیں۔

قدم رسول۔ اس موئے شریف کے ساتھ ایک قدم رسول کی بھی زیارت ہوتی ہے جس کی بابت مولوی مشیر الدین خاں کی یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن کو جناب قاضی صاحب کے یہاں سے ملا ہے۔

(بقیہ صفحہ (۸))

کامیابی امتحانات:۔ حسب ذیل طلبہ کی کامیابیوں پر ہم اُن کو اور اُن کے سرپرستوں و اعزہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور آئندہ کامیابیوں کے لئے دست بدعا ہیں:۔

شمس الحسن (ایم۔ اے)، خلیق احمد علوی (ایم۔ ایس۔ سی)، اقبال اطہر علوی (بی۔ اے)، محمد عارف علوی (بی۔ اے)، معین الدین حسن علوی (بی۔ اے)، سجاد علی عباسی (بی۔ اے)، محمد علی صدیقی (بی۔ اے)، آنسہ سیدہ خاتون عباسی (زوجہ ماہر)، مکرم علی عباسی (میٹرک جونیر)، محتشم الدین علوی (میٹرک جونیر)، سردار علی عباسی (انگریزی مڈل)، انور علی (انگریزی مڈل)۔

(سلسلۂ ولادت)

(۳) ۳ مئی ۱۹۳۴ء کو مولوی محمد نادر علی خویش ماسٹر عبد الغنی (کسمنڈی) کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی ہم ماسٹر عبد الغنی صاحب کو نواسی اور نادر علی صاحب کو صاحبزادی کی مبارکباد دیتے اور مولود کی درازی عمر اور اقبالمندی کی دعا کرتے ہیں۔

فہرست طلباء قصبہ کاکوری جو ۱۹۳۷ء کے مختلف امتحانوں میں شریک ہوئے

(۱) فاروق حسن (کٹرہ) ایل ایل بی (فائنل) لکھنؤ یونیورسٹی

(۲) شجاعت علی عباسی (قلعہ) ایل۔ایل۔بی (سال اول) عثمانیہ یونیورسٹی

(۳) یونس حسن علوی (کوٹھی تلا) ایم۔اے (فائنل) آگرہ یونیورسٹی

(۴) شمس الحسن (چلول تلا) 〃 〃 لکھنؤ یونیورسٹی

(۵) محمد عبدالوہاب مسلم (ملاٹولہ) 〃 〃 عثمانیہ یونیورسٹی

(۶) خلیق احمد علوی (باڈلی) ایم ایس سی 〃 لکھنؤ یونیورسٹی

(۷) مجاہد علی عباسی (قلعہ) 〃 (سال اول) عثمانیہ یونیورسٹی

(۸) سید ریاض الحسن (بستی رام کٹرہ) بی۔اے (فائنل) 〃

(۹) محمد عارف علوی (تیجیہ تلا) 〃 〃 لکھنؤ یونیورسٹی

(۱۰) اقبال احمد علوی (تاڑ تلا) 〃 〃 〃

(۱۱) معین الدین حسن علوی (〃) 〃 〃 〃

(۱۲) سجاد علی عباسی (احاطہ غلام جیلانی) 〃 〃 〃

(۱۳) مشکور علی علوی (تیجیہ تلا) 〃 〃 〃

(۱۴) ظہیر احمد علوی (باڈلی) 〃 〃 آگرہ یونیورسٹی

(۱۵) محمد علی صدیقی (سال گرہ) 〃 〃 لکھنؤ یونیورسٹی

اصغر علی عباسی (قاضی گڑھی) 〃 〃

(۱۶) محمد ابن علی علوی (تاڑ تلا) 〃 (سال اول) مسلم یونیورسٹی

(۱۷) مشیر الدین احمد عثمانی (〃) ایف۔اے (فائنل) عثمانیہ یونیورسٹی

(۱۸) اخلاق احمد علوی (باڈلی) ایف۔اے (فائنل) ریڈ کرسچین انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ

(۱۹) اقبال احمد علوی (〃) 〃 〃 〃 〃

(۲۰) مرتضٰے علی عباسی (قاضی گڑھی) 〃 〃 〃 〃

(۲۱) محمد نصیح علوی (احاطہ رحیم باسط) 〃 〃 〃 〃

(۲۲) احمد علی صدیقی (ملاٹولہ) 〃 〃 〃 〃

(۲۳) اشہد علی عباسی (قاضی گڑھی) 〃 〃 کالون تعلقدار انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ

(۲۴) سید اختر حسین (بستی رام کٹرہ) 〃 〃 آگرہ یونیورسٹی

(۲۵) لچھمن پرشاد (〃) 〃 〃 گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ

(۲۶) حسن بن ضیاء علوی (تاڑ تلا) 〃 (سال اول)

(۲۷) رفیق احمد علوی (باڈلی) ایف۔اے (سال اول) گورنمنٹ کالج فیض آباد

(۲۸) ارشاد علی عباسی (قلعہ) 〃 〃 انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد

(۲۹) مسعود حسن صدیقی (شیخ سعدی محلہ) ایل سی پی ایچ ایس (سال چہارم) آگرہ یونیورسٹی

(۳۰) عبدالوالی علوی (کوٹھی تلا) اے۔جی (سال اول) ناگپور یونیورسٹی

(۳۱) آنسہ جمال فاطمہ میٹرک (فائنل) مسلم گرلز ہائی اسکول لکھنؤ

(۳۲) سید شفیع الدین احمد (مولوی محلہ) 〃 〃 کالون انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ

(۳۳) عبدالحکیم علوی (احاطہ رحیم باسط) 〃 〃 گرودھاری سنگھ ہائی اسکول لکھنؤ

(۳۴) عبدالعلیم علوی (〃) 〃 〃 پرائیویٹ

(۳۵) شفقت علی عباسی (برگد تلا) 〃 〃 شاہجہاں ماڈل ہائی اسکول بھوپال

(۳۶) زکی علی علوی (تیجیہ تلا) 〃 〃 جامع اسلامیہ ہائی اسکول گورکھپور

(۳۷) محمد آصف علوی (〃) 〃 〃 امیر الدولہ اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ

(۳۸) امین الدین علوی (مولوی محلہ) 〃 〃 عثمانیہ یونیورسٹی

(۳۹) آنسہ سیدہ خاتون عباسی (قاضی گڑھی) دبیر ماہر (فائنل) پرائیویٹ، لکھنؤ یونیورسٹی

(۴۰) حافظ عنایت احمد (کٹرہ) دبیر کامل (فائنل) 〃 〃

(۴۱) آنسہ سیدہ بانو عباسی (احاطہ غلام جیلانی) میٹرک (جونیئر)

(۴۲) کمال الدین علوی (تاڑ تلا) میٹرک (جونیئر) کرسچین کالج، لکھنؤ

(۴۳) محتشم الدین علوی (مولوی محلہ) 〃 〃 امیر الدولہ ہائی اسکول لکھنؤ

(۴۴) سراج الدین علوی 〃 〃 〃 〃 〃

(۴۵) لئیق الدین علوی 〃 〃 〃 کرسچین کالج، لکھنؤ

(۴۶) سید نشاط احمد (چلول تلا) 〃 〃 اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ

(۴۷) حامد علی صدیقی (ملاٹولہ) 〃 〃 ہائی اسکول ۔ اناؤ

(۴۸) مکرم علی عباسی (قلعہ) 〃 〃 ہائی اسکول اورنگ آباد

(۴۹) سردار علی عباسی (قلعہ) انگریزی مڈل (فائنل) 〃 〃

(۵۰) محمد علی صدیقی 〃 〃 〃 ہائی اسکول، اناؤ

(۵۱) انور علی 〃 〃 〃 ہائی اسکول اورنگ آباد

(۵۲) توقیر الدین علوی 〃 〃 اینگلو بنگالی اسکول، لکھنؤ

نوٹ:۔ ہم کو دریافت سے جسقدر نام مل سکے انکو شامل فہرست کر دیا گیا ہے اگر کچھ نام اسوقت چھوٹ گئے ہیں تو معلوم ہونے پر آئندہ درج اخبار ہوں گے۔

(ایڈیٹر)

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ احباب و دیگر اہل وطن سے باہر ہوں
علاوہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور
اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ ایڈیٹر

موسم:۔ دن میں دھوپ تیز ہوتی ہے اور کافی گرمی پڑتی ہے لیکن ایک ہفتہ قبل بعد غروب آفتاب ٹھنڈک ہو جاتی تھی اور رات کو خفیف خنکی معلوم ہوتی تھی۔ موٹی چادر یا ہلکی رضائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی تھی لیکن اب ۳-۴ دن سے شب کو بھی گرمی ہونے لگی ہے۔

آب و ہوا:۔ نزلاوی بخار اور انفلیوانزا کی شکایات ابھی تک سنی جاتی ہیں۔ دن کو گرمی اور رات کو خنکی کا سبب معلوم ہوتا ہے۔

ولادت:۔ (۱) آگرہ کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی حکیم الدین خلف مولوی لطیف الدین صاحب مرحوم کے یہاں ۲۵ر اپریل سنہ ۳۷ء کو بوقت ۲ بجے دن لڑکی تولد ہوئی۔ خداوند کریم مبارک فرمائے اور بچی کی عمر دراز و اقبالمند کرے۔

(۲) دریافت ہوا ہے کہ ۲۸ر اپریل سنہ ۳۷ء کو بوقت شام بمقام جالنہ (دکن) مولوی معز الدین حیدر کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور مولود کی عمر دراز ہو اور صاحب اقبال فرمائے۔

زیارت:۔ حسب ذیل مقامات پر زیارت موئے شریف ہوگی شائقین زیارت سے مشرف ہو کر داخل حسنات ہوں۔

۱۱ر ربیع الاول (دوشنبہ) پنجیہ تلا زنانہ میں
۱۲ر " (یکشنبہ) تکیہ شریف کاظمیہ مردانہ میں
۱۷ر " (جمعہ) مولوی محلہ زنانہ و مردانہ

فاتحہ سالانہ:۔ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر کا فاتحہ سالانہ ۱۸ر ربیع الاول مطابق ۲۹ر مئی سنہ ۳۷ء بروز شنبہ بعد نماز مغرب تکیہ شریف پر ہوگا۔ اسی دن صبح کو قرآن خوانی ہوگی اور بعد نماز عشا مجلس سماع۔ دوسرے دن ۱۹ر ربیع الاول کو بھی ۹ بجے دن سے قرالی کی محفل ہوگی۔

صاحب ڈپٹی کمشنر کا ورود:۔ بتقریب جشن تاجپوشی ملک معظم و ملکہ معظمہ، فائنل اسکول میں جو کھیل وغیرہ ہوئے تھے اُن کے افتتاح کرنے کے لئے ۷ر مئی سنہ ۳۷ء کو ضلع اصلاح مسٹر جے۔ ایف فرائٹن بہادر مع میم صاحبہ اور اپنے بچہ کے تشریف لائے تھے۔ شیخ اقبال علی ایڈوکیٹ وچیرمین ایجوکیشن کمیٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ، ڈپٹی انسپکٹر و سب ڈپٹی انسپکٹران، سکریٹری اسکاوٹ کمیٹی اور قاضی راشد علیخاں صاحب بی اے چیرمین اور بعض ممبران ٹاؤن ایریا کمیٹی، کاکوری اور دیگر معززین قصبہ نے پھاٹک پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و میم صاحبہ کا استقبال کیا۔ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی و چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نے حاضرین کا تعارف کرایا۔ اُسکے بعد ممدوح اسکاوٹ کے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرماتے ہوئے نشست کی جگہ پر تشریف لائے۔ مدرسہ کی عمارت کو ملاحظہ فرمایا۔ لڑکوں کی نظم خوانی وغیرہ سنی۔ اور مختلف کھیلوں کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ طلبہ و طالبات کی دستکاری کی نمائش کو ملاحظہ فرما کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور ۹ بجے لکھنؤ واپس تشریف لے گئے۔ مدرسین اور طلبہ نے اسکول کمپاؤنڈ کو گو عارضی مگر خوبصورت پھاٹکوں اور جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کیا۔

جشن تاجپوشی:۔ ۱۲ر مئی سنہ ۳۷ء کو ملک معظم شہنشاہ ہند جارج ششم و ملکہ الیزبتھ کی تاجپوشی کا جشن بڑے شاندار طریقہ پر قصبہ میں منایا گیا۔ آخر ہفتہ اپریل میں رائے صاحب بابو انند سروپ صاحب حاکم پرگنہ مع تحصیلدار صاحب لکھنؤ کاکوری تشریف لائے تھے اور جلسہ کر کے ایک کمیٹی انتظامی (جس میں خاص قصبہ اور پرگنہ کاکوری کے حضرات شریک تھے) بنائی تھی۔ کمیٹی مذکور نے اس جشن کو بڑے اچھے پیمانے پر منانے کا انتظام کیا تھا۔ معقول رقم چندہ سے حاصل کی گئی اور مناسب موقع ایک پروگرام کمیٹی نے مرتب کر کے جشن کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ کمیٹی انتظامی کی سعی مشکور ہوئی اور پروگرام بہت کامیاب رہا۔ البتہ مشاعرہ کو بعض ناگزیر حالات کی بنا پر صرف چند غزلوں کے بعد ملتوی کرنا پڑا۔ افریادرقم کاکوروی کی غزلیں

کامیاب رہیں اور اکثر اشعار بار بار پڑھوائے گئے) بزم سخن کے بجائے محفل سماع منعقد کی گئی جس نے دلچسپی کو دوبالا کر دیا۔ جشن کے لئے فائنل اسکول کا وسیع میدان کمیٹی نے تجویز کیا تھا۔ صبح کو مسجدوں و مندروں میں بادشاہ سلامت ملک معظم کی درازی عمر و اقبال کی دعاؤں کا کمیٹی نے انتظام کیا تھا۔ اُسکے بعد دو سو سے زائد محتاجوں کو کھچڑی تقسیم کی گئی جس کا سلسلہ گیارہ بجے دن تک رہا۔ اس عرصہ میں اسکول کے لڑکوں کے کھیل ہوتے رہے۔ سہ پہر کو دوسرا پروگرام تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔ ۵ بجے سے ۵½ بجے تک کھیل تماشہ اور ڈائلاگ ہوئے۔ ۵½ بجے سے ۷½ بجے تک فٹ بال میچ ہوا (مقابلہ کی ٹیم نواب اعظم علی خان زمیندار موضع جندیہ کی کوشش سے لکھنؤ سے آئی تھی) کاکوری کی ٹیم کامیاب رہی۔ ۷½ بجے سے ۸ بجے تک نظم و قصائد پڑھے گئے اور طلبہ و طالبات کو جن کی تعداد تقریباً ۸ سو ہوگی شیرینی تقسیم ہوئی (افسوس ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے حسب ہدایت ایک ہفتہ سے اسکول کے لڑکے مٹھائی کے متوقع تھے اور بورڈ کے مطبوعہ پروگرام نے بچوں اور بچیوں کی توقعات کو قوی کر دیا تھا لیکن بورڈ کے فنڈ نے غالباً اجازت نہیں دی یا اسکی ضرورت نہ سمجھ کر محض کاغذ پر انحصار کر دینا مناسب سمجھا گیا۔ کارونیشن کمیٹی کی ہمت نے اسکو گوارہ نہ کیا کہ بقول شخصے لڑکے منہ دیکھ کر رہ جائیں) ۸ بجے (بعد نماز مغرب) کم و بیش دو سو ہندو مسلمان مہمانوں کو پارٹی دی گئی اس درمیان میں چراغاں کیا گیا اور آتشبازی چھوڑی گئی۔ مجمع ہزاروں کی تعداد میں تھا۔ آئس کریم و لیمونیڈ کی آب برف اور پان و سگریٹ سے تواضع ہوتی رہی۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی نے کارونیشن کمیٹی سے پورے طور پر اتحاد عمل کیا اور معقول رقم بطور ڈونیشن کارونیشن کمیٹی کو دی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے کوئی نمایاں حصہ کمیٹی کے پروگرام میں نہیں لیا البتہ اکثر ہر رئیسن نے کمیٹی کی امداد کی جو قابل شکریہ ہے۔ ۹ بجے شب کے بعد سب لوگ احاطہ مدرسہ سے رخصت ہوئے۔ قاضی راشد علیخاں کے دولتکدہ پر بیرونجات کے مہمان اور قصبہ کے کچھ لوگ مدعو تھے جنکی طعام لذیذ سے ضیافت کی گئی جسکے بعد غذائے روحی کا انتظام تھا۔ قوالوں کی دو چوکیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ کاکوری کے مشہور قوال قدرت اللہ نے ایک بجے رات تک حاضرین کو اپنے گلے بازی ساحر نوازی سے خوب محظوظ کیا۔ قابل ذکر مقامات جہاں کافی سے زیادہ چراغاں کیا گیا تھا یہ تھے:۔ کچہری مجسٹریٹی۔ دفتر کاکوری اخبار۔ پولیس اسٹیشن۔ فائنل اسکول۔ دونوں لڑکیوں کے اسکول۔ دونوں پرائمری اسکول۔ اسپتال۔ قاضی راشد علی خاں کے یہاں۔ علاوہ ان مقامات کے اکثر لوگوں نے اپنے مکانات پر چراغاں کیا تھا۔ مسلم گرلز اسکول میں بیگم قاضی راشد علی خاں و بیگم قاضی ولی حیدر خاں نے جا کر طالبات کی ورزشوں اور کھیلوں کو دیکھا اور کمیٹی کی مرسلہ شیرینی اپنی موجودگی میں لڑکیوں کو تقسیم کرائی۔ بیشتر شرفائے کاکوری اور معززین ملازمان سرکاری نے ابتدا سے آخر تک شرکت کی اور پوری دلچسپی کا اظہار کیا۔ تقریب جشن کی تمام کامیابی کا سہرا منشی عبدالوحید خاں صاحب قانونگو پرگنہ کاکوری کے سر ہے جن کی کدوکاوش اور دوادوش نے جشن کو بہت کامیاب بنایا۔ کارونیشن کمیٹی نے فٹ بال کے دو اچھے کھیلنے والوں کو دو چاندی کے تمغے بھی دیے۔

خوشخبری:۔ یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ مولوی حبیب الدین علوی صاحب، ریڈر چیف کورٹ لکھنؤ جنکی مدت ملازمت میں چند ماہ قبل ایک سال کی توسیع ہوئی تھی اب ترقی تنخواہ بھی ہوئی ہے باری تعالیٰ مبارک فرمائے۔

صحت و سکون:۔ یہ سنکر تردد ہوا تھا کہ خاں صاحب چودھری نبی احمد صاحب پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس دفعۃً علیل ہوگئے تھے اور پیشاب بہت رک رک کر ہونے لگا تھا۔ کئی دن سخت اذیت رہی۔ چودھری صاحب کے بھانجے جو پرتاب گڈھ میں ڈاکٹر ہیں اپنے ہمراہ لے گئے تھے اُنکے علاج سے اب سکون ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ باری تعالیٰ جلد بالکل ازالہ مرض کر کے [illegible]

علالتیں:۔ (۱) قاضی انتظار علی خاں صاحب [illegible] کا مزاج اس طرف بہت خراب ہوگیا تھا۔ شدید [illegible] ہوگئی تھی [illegible]

بھی تیز آنے لگا تھا۔ اجابتوں اور بخار نے بہت زیادہ نڈھال کر دیا۔ یونانی علاج جو کئی ماہ سے ہو رہا تھا ترک کر کے مشہور ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سے رجوع کیا گیا جنھوں نے خون اور پاخانہ کا طبی امتحان کرنیکے بعد تشخیص مرض کیا کہ شدید قسم کا انیمیا (قلتِ الدم) ہے۔ پینے کے لئے کئی نسخے تجویز کیے ہیں اور بذریعہ انجکشن بھی دوا پہونچا رہے ہیں۔ اب بفضلہ بخار و دیچش نہیں ہے۔ ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے اضمحلال میں کمی ہے۔ اللہ تعالےٰ بھائی صاحب موصوف کو جلد صحیح و تندرست فرما کر ہم سب کو مطمئن فرمائے۔

(۲) محمد شکیل علوی سلمہ خلف منشی محمد خلیل علوی صاحب ڈگرامی اسکول میں فٹ بال کھیلتے ہوئے گر پڑے اور ہاتھ کی ہڈی بری طرح سے ٹوٹ گئی۔ اُن کو فوراً میڈیکل کالج پہونچایا گیا جہاں ہڈی جوڑ کر ہاتھ کو باندھ دیا گیا۔ لیکن کئی روز کے بعد بذریعہ ایکسرے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہڈی پوری طور پر جڑی نہیں ہے لہٰذا دوبارہ کلوروفارم دیکر ہڈی درست کر کے ہاتھ کو باندھا گیا۔ خدا کرے محمد شکیل سلمہ کو جلد صحت ہو اور وہ اسپتال سے واپس آ سکے۔ افسوس ہے کہ بچہ کا ایک سال ضائع ہوا۔ سالانہ امتحان ہو رہا تھا اور چار پرچے باقی تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔

(۳) معلوم ہوا ہے کہ حاجی امیر احمد علوی صاحب بی۔ اے کی والدہ کا مزاج ناد رست ہے۔ طبیب معالج نے ورم جگر تجویز کیا ہے حافظ حکیم عبدالحلیم صاحب کاکوروی کا علاج ہے۔ باری تعالےٰ موصوفہ کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۴) بیگم مولوی اسلام الدین کو اس طرف درد کا دورہ تو نہیں ہوا البتہ بخار برابر رہتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ ڈاکٹر معالج کا ارادہ سابقہ دواؤں کے انجکشن کا ہے۔ اللہ مرض کو زائل کر کے صحیح و تندرست فرمائے۔

(۵) سنا گیا ہے کہ بیوہ خاں صاحب منشی شفیق الحسن صاحب مرحوم کی طبیعت اس طرف بہت خراب ہو گئی تھی۔ غشی کا دورہ بھی ہو گیا تھا۔ بھوپالی وید سے اب رجوع کیا گیا ہے۔ خدا کرے اُنکے علاج سے صحت کلی حاصل ہو۔

متفرقات :- (۱) سنا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ میں منشی عبدالرؤف عباسی مالک و اڈیٹر "روزنامہ حق" نے بمقام لکھنؤ دفتر حق واقع مرشد آباد بلیس گولہ گنج میں وزیر اعظم یو۔ پی (نواب صاحب چھتاری) کے اعزاز میں ایک شاندار ڈنر دیا جس میں تقریباً سو معزز مہمان شریک تھے۔ دفتر حق کو نہایت سلیقہ سے آراستہ کیا گیا تھا اور انتظامات بہت اعلےٰ پیمانہ پر کیے گئے تھے۔ ڈنر کے انتظامات کے لئے ولیر پور کی خدمات حاصل کی گئیں تھیں۔

(۲) بیگم حبیب اللہ صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ کے ایثار کی یہ خبر بڑی مسرت سے سُنی گئی کہ موصوفہ کو جو الاؤنس بحیثیت ممبر اسمبلی گورنمنٹ سے ملے گا اُس کو تعلیم نسواں کے لئے مسلم اداروں کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ جزاک اللہ۔ (ہم کو امید ہے کہ بیگم صاحبہ اپنے قصبہ کا حصہ رسدی عطا فرمائیں گے)

(۳) ناندیڑ (دکن) کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ منشی محمود حسن علوی صاحب (جزنہ گڈھی) (جن کے متعلق تھوڑا عرصہ ہوا اطلاع دی گئی تھی کہ مدت ملازمت میں چھ ماہ کی توسیع ہوئی) نے گذشتہ اوائل اپریل کو اپنی خدمت کا جائزہ دیدیا اور تقریباً ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد نیکنامی کے ساتھ پنشن یاب ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ وطن آگئے ہیں۔ سُنا ہے کہ منشی صاحب کے احباب نے بہت سی رخصتی دعوتیں کیں اور اعزاز کے ساتھ آپ کو ناندیڑ سے رخصت کیا۔

(۴) معلوم ہوا ہے کہ منشی اظہر علی صاحب بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ، ایم۔ ایل۔ اے نے بمقام لکھنؤ گذشتہ ماہ میں مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر، پٹنہ و سابق منسٹر صوبہ بہار (جو ملیح آباد کمیشن کے سلسلہ میں سنیوں کی طرف سے پیروی کے لئے لکھنؤ آئے تھے) کے اعزاز میں پُر تکلف دعوت کی جس میں نواب صاحب چھتاری، چیف منسٹر، صوبہ متحدہ کے علاوہ لکھنؤ کے بہت سے سربرآوردہ و معززین حضرات شریک تھے۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین پرنٹر طبع ہو کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال ملی)، کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔